بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ
دفتر مجلس انصار اللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA
محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب) Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

غزوہ بنو نضیر کے حالات وواقعات کا بیان

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ 21 جون 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے

أَشۡهَدُ أَنۡ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ وَأَشۡهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهٗ أَمَّا بَعۡدُ فَأَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ۔ مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ۔ إِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَإِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ۔ اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيۡنَ أَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

گذشتہ خطبہ میں یہودی قبیلہ بنو نضیر کی سازش کے نتیجے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کا ذکر ہو رہا تھا۔اس کی تفصیل بیان کروں گا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کے منصوبے کو ناکام کیا۔اس بارے میں لکھا ہے کہ وحی کے ذریعے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سازش کا علم ہوا اور اس کی تفصیل یوں بیان ہوئی ہے کہ عمرو بن حجاش چھت کے اوپر پہنچ گیا تاکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پتھر پھینکے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہودیوں کی سازش کی بذریعہ وحی خبر ہو گئی۔آپؐ جلدی سے اپنی جگہ سے اُٹھے اور اس طرح روانہ ہو گئے جیسے آپؐ کو کوئی کام ہے اور آپؐ تیزی سے واپس مدینہ تشریف لے گئے۔آپؐ کے صحابہ یہی سمجھے کہ آپؐ کسی حاجت کے لیے تشریف لے گئے ہیں لیکن جب دیر ہو گئی تو صحابہؓ کو فکر ہوئی اور وہ آپؐ کی تلاش میں اُٹھے۔مدینے سے آتے ہوئے ایک شخص نے صحابہؓ کو بتایا کہ میں نے آپؐ کو مدینے میں داخل ہوتے دیکھا تھا۔صحابہؓ فوراً مدینہ آپؐ کے پاس پہنچے تب آپؐ نے صحابہ کو بتایا کہ بنو نضیر نے کیا سازش کی تھی۔

دوسری طرف یہود آپؐ کو قتل کرنے اور صحابہؓ کو گرفتار کرنے سے متعلق مشورہ کر رہے تھے کہ مدینے سے آئے ہوئے ایک یہودی نے جب یہ سُنا تو اُس نے کہا کہ میں نے تو آپؐ کو مدینہ میں داخل ہوتے دیکھا ہے جس پر یہودی حیران رہ گئے۔ایک اور سیرت نگار نے اس بارے میں لکھا ہے کہ آپؐ وحی الٰہی کے مطابق

جلد تشریف لے گئے۔ صحابہ کرامؓ کو آپؐ نے اس لیے کچھ نہیں بتایا کہ وہ خطرے کی زد میں نہیں تھے۔ یہود کا اصل ہدف صرف آپؐ کی ذات تھی۔ اس لیے آپؐ مطمئن تھے کہ میرے صحابہ نہ صرف محفوظ رہیں گے بلکہ وہ میری تلاش میں جلدی نکل آئیں گے۔ کہتے ہیں کہ اس وقت یہ آیت بھی نازل ہوئی کہ

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱذْكُرُوا۟ نِعْمَتَ ٱللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ هَمَّ قَوْمٌ أَن يَبْسُطُوٓا۟ إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنكُمْ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَعَلَى ٱللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ ٱلْمُؤْمِنُونَ

یعنی اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو۔ جب ایک قوم نے پختہ ارادہ کر لیا تھا کہ وہ تمہاری طرف اپنے (شر کے) ہاتھ لمبے کریں گے مگر اس نے تم سے ان کے ہاتھوں کو روک لیا اور اللہ سے ڈرو اور چاہیئے کہ اللہ ہی پر مومن توکل کریں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے اس بارے میں لکھا ہے کہ یہود نے بظاہر آپؐ کے تشریف لانے پر خوشی کا اظہار کیا لیکن انہوں نے مشورہ کیا کہ یہ بہت ہی اچھا موقع ہے کہ آپؐ کا کام تمام کر دیتے ہیں۔ یہود میں سے ایک شخص سلام بن مشکم نے اس تجویز کی مخالفت کی اور کہا کہ یہ غداری کا فعل ہے اور اس عہد کے خلاف ہے جو ہم لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کر چکے ہیں مگر اُن لوگوں نے نہ مانا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جانے کے بعد یہود اپنے کیے پر بہت شرمندہ تھے۔ ایک یہودی کنانہ بن سویرا یا سوریہ نے کہا کہ تورات کی قسم! بلاشبہ میں جانتا ہوں کہ محمدؐ کو خبر کر دی گئی ہے جو تم نے اس کے ساتھ دھوکے کا ارادہ کیا۔ اللہ کی قسم! بلاشبہ وہ اللہ کے رسولؐ ہیں۔ اُنہیں بذریعہ وحی بتادیا گیا ہے کہ تم دھوکا دہی سے کام لینا چاہتے تھے۔ یقیناً وہ آخری نبی ہیں۔ تم چاہتے تھے کہ آخری پیغمبر ہارون کی نسل سے آئے لیکن اللہ تعالیٰ نے جہاں سے چاہا اُنہیں مبعوث فرمایا۔ بلاشبہ ہماری کتابیں جنہیں ہم تورات میں پڑھتے ہیں اُن میں لکھا ہوا ہے کہ اس نبی کی پیدائش مکہ میں ہوگی اور وہ یثرب یعنی مدینہ میں ہجرت کرے گا۔ اس کی جو صفات ہماری کتاب تورات میں بیان کی گئی ہیں صرف اور صرف ان پر صادق آتی ہیں۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہیں خون خرابے کے سوا کچھ نہیں ملے گا۔ تم اپنے اموال، جائیدادیں اور بچے روتے بلکتے چھوڑ جاؤ گے۔ اگر تم میری دو باتیں مان لو تو اسی میں تمہاری بھلائی ہے۔ پہلی یہ کہ تم اسلام قبول کر کے محمدؐ کے ساتھی بن جاؤ گے تو تمہارے اموال اور تمہاری اولاد محفوظ رہے گی اور تم لوگ اُن کے اونچے مقام والے ساتھیوں میں سے بن جاؤ گے۔ دوسری بات یہ کہ انتظار کرو عنقریب وہ تمہیں حکم دے گا کہ تم میرے شہر سے نکل جاؤ۔ اس پر تم کہنا کہ ہاں۔ اس پر وہ تمہارے خون اور مال اپنے لیے حلال نہیں بنائے گا اور تمہارے مال اور جائیدادیں تمہارے لیے چھوڑ دے گا۔ اس پر انہوں نے کہا کہ ہم اس کے

لیے تیار ہیں۔ مدینے پہنچ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود کی جلاوطنی کا حکم فرمایا۔ لیکن انہوں نے اس سے انکار کیا اور مقابلے کی ٹھانی۔

اس بارے میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ لکھتے ہیں کہ آپؐ نے قبیلہ اوس کے ایک رئیس **محمد بن مَسْلَمَہ**ؓ کو بلا کر فرمایا کہ تم بنو نضیر کے پاس جاؤ اور اُن کے ساتھ اس معاملے کے متعلق بات چیت کرو اور اُن سے کہو کہ چونکہ وہ اپنی شرارتوں میں بہت بڑھ گئے ہیں اور اُن کی غداری انتہا کو پہنچ گئی ہے اس لیے اب اُن کا مدینہ میں رہنا ٹھیک نہیں ہے۔ بہتر ہے کہ وہ مدینہ کو چھوڑ کر کہیں اَور جا کر آباد ہو جائیں۔ آپؐ نے ان کے لیے دس دن کی میعاد مقرر فرمائی۔ **محمد بن مَسْلَمَہ**ؓ جب اُن کے پاس گئے تو وہ سامنے سے بڑے تمرّد سے پیش آئے اور کہا کہ محمدؐ سے کہہ دو کہ ہم مدینہ سے نکلنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ تم نے جو کرنا ہو کر لو۔ جب اُن کا یہ جواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچا تو آپؐ نے بے ساختہ فرمایا۔ اللہ اکبر! یہود تو جنگ کے لیے تیار بیٹھے ہیں۔

اس کے بعد آپؐ نے مسلمانوں کو تیاری کا حکم دیا اور صحابہؓ کی ایک جمعیت کو ساتھ لے کر بنو نضیر کے خلاف میدان میں نکل آئے۔ بنو نضیر کھلے میدان میں مسلمانوں کے خلاف نہیں نکلے اور قلعہ بند ہو کر بیٹھ گئے۔ اس موقع پر سَلَام بن مِشْکَم نے کہا کہ ہم بھی جانتے ہیں کہ آپؐ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں۔ اُن کے اوصاف ہمارے ہاں موجود ہیں۔ اگر ہم اُن کی اتباع نہ کریں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم اُن سے حسد کرتے ہیں کیونکہ نبوت بنوہارون سے نکل چکی ہے۔ آؤ، ہم اُن کے عطا کردہ امن کو قبول کر لیں اور اُن کے شہر سے نکل جائیں ورنہ بصورت دیگر ہم اپنی سرزمین سے جلاوطن ہو جائیں گے۔ ہمارے اموال اور شرف ختم ہو جائے گا۔ ہمارے بچے قیدی بن جائیں گے اور ہمارے جنگجو قتل کر دیے جائیں گے لیکن سَلَام بن مِشْکَم کی ان باتوں کی طرف کسی نے توجہ نہ دی۔

ریاست کے ان سرکش باغیوں کی سرکوبی کے لیے جو سربراہ ریاست کو قتل کرنے کے منصوبے بنا چکے تھے کیونکہ اُس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سربراہِ ریاست تھے اور اب بجائے ندامت کے ہتھیار بند ہو کر اعلان جنگ کر چکے تھے۔ مدینہ کو ایک بڑی خون ریزی سے بچانے اور مدینہ کے دفاع کے لیے ان باغیوں کا سدِّباب کرنا ضروری ہو چکا تھا۔ اس لیے مجبوراً آپؐ کو بھی ان کے خلاف میدان میں نکلنا پڑا۔

آپؐ نے اپنے پیچھے ابن مکتوم کو اپنا قائم مقام مقرر فرمایا اور مدینہ سے نکل کر بنو نضیر کی بستی کا محاصرہ کر لیا۔ آپؐ نے لشکر کا امیر حضرت علیؓ کو اور ایک قول ہے کہ حضرت ابوبکرؓ کو امیر مقرر فرمایا۔ بہرحال مسلمانوں نے رات اس حالت میں گزاری کہ وہ یہود کا محاصرہ کیے ہوئے تھے اور بار بار تکبیر کے نعرے بلند کرتے رہے۔ یہاں تک کہ صبح کا اجالا ہونے لگا تو حضرت بلالؓ نے فجر کی اذان دی۔ اُس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دس

صحابہؓ کے ساتھ واپس لشکر گاہ میں تشریف لے آئے جو آپؐ کے ساتھ تھے۔ آپؐ نے فجر کی نماز پڑھائی۔ یہود میں سے ایک شخص کا نام ازبک تھا۔ اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خیمے کا نشانہ لے کر تیر مارا۔ وہ تیر خیمے پر لگا۔ آپؐ نے خیمے کو وہاں سے ہٹا کر تیر اندازوں سے دُور نصب کرنے کا حکم دیا۔ اسی دوران ایک رات عشاء کے قریب حضرت علیؓ لشکر میں سے غائب پائے گئے تو لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! علیؓ کہیں نظر نہیں آ رہے۔ آپؐ نے فرمایا اُن کی فکر نہ کرو کیونکہ وہ تمہارے ہی ایک کام سے گئے ہیں۔ تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ حضرت علیؓ اُس شخص کا سَر کاٹ کر لے آئے جس کا نام ازبک تھا اور جس کا تیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خیمے تک پہنچا تھا۔

حضرت علیؓ اُسی وقت اُس کی گھات میں بیٹھ گئے تھے جب وہ مسلمانوں کے کسی بڑے سردار کو مارنے کے لیے چلا تھا۔ اُس کے ساتھ ایک جماعت بھی تھی۔ حضرت علیؓ نے اُس پر حملہ کیا اور اسے قتل کر دیا۔ اُس کے ساتھ جو دوسرے لوگ تھے وہ سب فرار ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کے ساتھ دس آدمیوں کی ایک جماعت روانہ فرمائی جس میں حضرت ابو دُجانہؓ اور حضرت سَہل بن حُنَیفؓ بھی تھے۔ ان لوگوں نے اس جماعت کو جا پکڑا جو ازبک کے ساتھی تھے اور حضرت علیؓ کو دیکھ کر بھاگ گئے تھے۔ صحابہ کی جماعت نے ان سب کو قتل کر دیا۔ بعض علماء نے لکھا ہے کہ اس جماعت میں دس آدمی تھے۔ صحابہ اُن کو قتل کر کے اُن کے سَر لے کر آئے جنہیں بعد میں مختلف کنووں میں ڈال دیا گیا۔ ایک قول کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے سَروں کو بنو ختمہ کے کنووں میں پھینکنے کا حکم دیا تھا۔ باقی تفصیل انشاء اللہ آئندہ بیان کروں گا۔

خطبہ ثانیہ کے بعد مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے کے متعلق فرمایا کہ مجھے کسی نے بتایا ہے کہ جب آپ صفوں میں کھڑے ہوتے ہیں تو کندھے سے کندھا نہیں ملایا ہوتا۔ اب جو کووڈ کا دور تھا وہ گزر گیا۔ صف بناتے ہوئے کندھے سے کندھا ملا کے کھڑا ہونا چاہیے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ. عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔